قوم مهدویه کا ترجمان (اشاعت کا 46 واں سال)

نورِ ولایت
NOOR-E-VILAYAT

اکتوبر 2025 Oct. (جلد 46) شمارہ (9) زرِ سالانہ (300) روپے

مقصود علی خان
مدیر
Cell No. 09885237858,

ابوالفیض سید احمد عابد
شریک مدیر
Cell No. 9849593661

☆	اداریہ		5
☆	آخری سفر جس کو ہم......	ابوالاشفاق حضرت مولانا سید عبدالحئی راشد منوریؒ	7
☆	انصاف کے دن کا مالک	حضرت مفتی سید ضمیر مہدی صاحب	13
☆	رسول ﷺ کے اخلاق وعادات کریمہ	جناب سید اسماعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیح	17
☆	مقامِ مہدوی	حضرت سید موسیٰ کلیم یداللّٰہی صاحب	27
☆	فرائض احسان	حضرت سید ابراہیم تحسین یداللّٰہی صاحب	29
☆	کردار کی عظمت	ڈاکٹر عارفہ شاہین صاحبہ	30
☆	خطبۂ استقبالیہ	حضرت سید عیسیٰ اعجاز اشرفی صاحب	33
☆	رپورٹ 1500 سالہ جشن میلادالنبیؐ		36
☆	قومی خبریں		39

Printer, Publisher & Editor Maqsood Ali Khan printed on behalf of Tanzeem-e-Mahdavia and Printed at Daira Electrical Press S. No. 22-8-143, Raheem Complex, Chatta Bazar, Hyderabad -02, Telangana and published from H.No. 16-8-806, New Malakpet, Hyderabad-500024, Telangana. RNI No. 32268/79, www.tanzeem-e-mehdavia.com, mail:abulfaiz2@yahoo.com

کمپیوٹر ٹائپ سیٹنگ: سید عیسیٰ نظامی، SAN کمپیوٹر سنٹر، چنچل گوڑہ، سل نمبر 9849166596

شیطانی خواہشات کو ابتداء میں ہی ختم کر دینا چاہیئے ورنہ ایمانی تازگی اور روحانی بالیدگی متاثر ہو جائے گی۔ جو خدارسی کے لئے ضروری ہے

شاہ سوٹنگس اینڈ شرٹنگس

SHAH SUITING & SHIRTING

Spl. Ready made Suit & Sherwani

Whole sale & Retail

S. No. LG/8, Nabi Khana Complex,
Patel Market, Hyd -2

Phone 8008093583 Cell No. 9391013304 , 9951437152

مردانہ لباس کا بے مثال کلکشن

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اداریہ

اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں انسان کو عطا کی ہیں۔ نعمتوں کا ملنا دراصل اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون شکر ادا کرتا ہے اور کون ناشکری۔ حضرت سیدنا علیؓ فرماتے ہیں نعمتوں کی حفاظت شکر سے کرو۔ ہم اپنی اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کیا کیا نعمتیں اللہ نے ہمیں عطا کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ ہمیں اُمت محمدیہ میں پیدا کیا اور مصدق مہدی موعودؑ ہونے کا شرف عطا کیا۔ اس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر بجالائیں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے غلامانِ حضرت مہدی موعودؑ نے شایان شان طور پر 1500 سالہ جشن میلا دالنبی ﷺ 30 / آگسٹ کو منانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ انشاء اللہ ہم 600 سالہ جشن میلا دحضرت مہدی موعودؑ کا حصہ بننے جارہے ہیں۔ یہ بھی ایک بہت بڑی توفیق اور سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اس مبارک و مسعود موقعہ پر غلامان مہدی موعودؑ یکم نومبر کو مہدویہ انٹرنیشنل کنونشن منعقد کر رہی ہے۔ اس کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے ہر فرد قوم کی ذمہ داری ہے کہ جنگی خطوط پر کام کرے۔ اپنے لواحقین، رشتہ دار، دوست اور احباب کو جوق در جوق شرکت کرنے کی دعوت دیں۔ یہ کنونشن قوم کے مرشدین کرام، علمائے کرام کی سرپرستی میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اللہ والوں کی جماعت، اللہ واسطے، اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی موعودؑ کی 600 سالہ میلاد کے تقاریب کو عظیم الشان پیمانے پر منعقد کر کے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہی ہے۔ اس کنونشن کو مقامی اور بیرونی مرشدین کرام اور علمائے کرام قرآن اور احادیث کی روشنی میں سیرت، تعلیمات ، عظمت مہدی موعودؑ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

یہ نادر موقعہ ہمیں مل رہا ہے۔ انشاء اللہ اس میں مقامی ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے مختلف ریاستوں میں قیام پذیر افراد قوم کے علاوہ بیرون ممالک کے بھی اکثر افراد شریک ہو رہے ہیں۔ ہمیں زندگی کی بہت بڑی نعمت مل رہی ہے۔ اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے ہر مہدوی اس کنونشن کو تاریخ ساز بنانے میں غلامانِ مہدی موعودؑ کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے ہمیں خوشنودی رب العالمین اور خاتمین پاک حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے (آمین)

سوچنے کی بات ہے کہ ستر ہزار سال کا عابد صرف ایک سجدہ نہ کرنے سے راندہ درگاہ ہوگیا اور شیطان بنا۔حالانکہ آدم قابل سجدہ نہ تھے،صرف حکم خدا تھا۔لہٰذا خدا کے حکم کو ماننا فرض ہے

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے بے مثال ساریز

نورین ساریز اینڈ سوٹس

NSS
Nooreen
Sarees & Suits

Shop No. 6 & 7, Nabi Khana Complex, Patel Market, Hyd -2
Phone (S) 66809962 (R) 24572542
Cell No. 9346888829 9989210481

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے بے مثال ساریز

زرین ساریز

Zareen Sarees
WHOLESALE

Specialist in:
Embroidery, Culcutta Zardosi & All Fancy Work
S. No. 21-1-633/4 to 6, Beside God Gift Market, Rikab Gunj, Hyderabad -2
Prop. Md. Dilawar

ابوالاشفاق حضرت مولانا سید عبدالحئی راشد منوریؒ

آخری سفر جس کو ہم

ہم کو جب کبھی اجنبی مقام میں سفر کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو اس کے لئے کتنا اہتمام اور کتنی تیاریاں ہوا کرتی ہیں، سامان سفر کیا کیا اور کس قسم کا ہونا چاہیئے، راستہ میں کھانے پینے کی کیا صورت ہوگی۔ وقت کتنا صرف ہوگا۔ راستہ میں سہولتیں کیونکر پیدا ہوں گی۔ منزل مقصود پر پہنچ کر ٹھیرنے کا کیا بندوبست ہوگا۔ وہاں موسم اور دیگر حالات کیا ہوں گے، عدم موجودگی میں گھر کی دیکھ بھال کون کرے گا۔ یہ اور اسی قسم کے دوسرے سوالات اجنبی مقام پر سفر کرتے ہوئے ہمارے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ پھر جس نسبت سے وہ مقام ہمارے لئے زیادہ اجنبی ونامانوس ہے اسی نسبت سے ان کے حل میں دشواریاں ہوتی ہیں۔ اور جس نسبت سے وہ مقام ہمارے لئے مانوس ومالوف ہے اس نسبت سے ان کے حل کرنے میں سہولتیں ہوتی ہیں۔ یہ واقعہ ہے یا نہیں!

لیکن جو سفر ہمارے لئے سب سے زیادہ قطعی اور یقینی ہے جس سفر سے بچنا ممکن ہی نہیں جس سفر کا اختیار کرنا ہماری مرضی اور ارادہ کے تحت نہیں۔ جو سفر ہم کو ایک بار اور بغیر کسی سابق اطلاع کے کرنا ہوگا جس سفر میں ہمارے کسی عزیز دوست ملازم کو بطور رفیق ساتھ رکھنا ناممکن ہوگا۔ جس سفر کے لئے ہر قسم کے بیاگ بستر قطعاً بے کار ثابت ہوں گے جس سفر پر جاتے وقت ہماری ذاتی مصلحتوں، سہولتوں پر رائے کے مطابق ہرگز کام نہیں ہوگا جو سفر ہم کو ایک شہر سے دوسرے شہر ایک صوبے سے دوسرے صوبے، ایک ملک سے دوسرے ملک نہیں بلکہ ایک عالم سے نکال کر چشم زدن میں دوسرے عالم میں پہنچادے گا۔ کیا ہم اس سفر کی اہمیت پر غور کئے ہیں۔ کیا ہم اس سفر کی تیاریوں کو اپنے ذہن میں لاتے ہیں کبھی اس سفر کی سہولتیں ہمارے دل میں شوق بڑھاتی ہیں!

ہم نے کبھی اس سب سے اچھے اور سب سے سچے مسافر کا قول سنا ہے کہ کوئی اس سفر کا خاتم یعنی اللہ کے دربار میں حاضری کو دوست رکھے گا، اللہ خود اس کی حاضری کو دوست رکھنے لگے گا۔ اور اگر جو کوئی اس سفر کے خاتمہ یعنی اللہ کے دربار میں حاضری کو ناگوار سمجھے گا۔ اللہ اس کی حاضری کو پسند فرمائے گا اس اشارے کو سن کر ہمارے دل نے کیا اثر لیا۔ ہماری عقل نے ہم کو کیا مشورہ دیا ہماری بصیرت نے

ہمارے لئے کونسی راہ کھولی، آیا اس سفر کو بھلائے رکھنا دانش مندی ہے یا اسے یاد رکھ کر ہر وقت اس کی تیاریوں میں لگے رہتا۔ آیا اس منزل کو اپنے لئے مانوس و مالوف بنالینا اس راہ کی دشواریوں کو اپنے حق میں بڑھاتے رہنا۔ آیا اس سفر میں سب سے بڑے رہنما کی ہدایتوں پر اپنے مکاں میں عمل کر کے آگ، شعلوں اور انگاروں کو اپنے حق میں گل وگلزار بنالینا یا غفلت ضد، سرکشی سے کام لے کر منزل کی آسائشوں سے لطف اٹھانے کی قابلیت ہی اپنے میں باقی نہ رکھنا، آیا موجودہ زندگی میں مشغول و منہمک ہو کر کل کے خیالات کو وہم وخرافات کے درجہ پر رکھنا۔

اس سفر کی تیاری ہر ایک کو کرنی ہے۔ اس کے بھیانک مناظر ہادیان حق اولیاء عظام نے پیش کئے تاکہ اعمال نیک کا زادراہ کافی ہو، تاکہ سہولت پیش آئے۔ ہندوستان کے مشہور و معروف صوفی بزرگ جن کو معین الدین چشتیؒ سنجری کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت غریب نواز فرماتے ہیں کہ ایک دن میں کرمان پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پیر مرد، نہایت ہی کمزور ناتواں عالم استغراق میں مصروف عبادت ہے چنانچہ حضرت فرماتے ہیں کہ میں ایسا عابد، زاہد کاشف اور مستغرق آدمی نہیں دیکھا، ان سے ملاقات ہوئی۔ سلام کا ہدیہ تہنیت پیش کیا اور دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ روح کے سوا کوئی اور چیز باقی نہیں ہے۔ گوشت پوست راہ خدا میں بک گئے تھے۔ میں نے یہ خیال کیا آیا حضور کا حال ایسا کیوں ہو گیا ہے۔ جیسا ہی مجھے یہ خیال آیا عالم کشف سے سر اٹھا کر جلال اور جمال سے دیکھنے والا یہ پیر ناتواں یوں گویا ہوا کہ اے درویش حقیقی، ایک دن یہ فقیر ایک دوست کے ساتھ ایک قبرستان گیا، کہ قبر کے پاس ہم کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بیٹھ گئے۔ اتفاقاً میرے دوست نے ایک ایسی بات کی کہ مجھے بے ساختہ ہنسی آ گئی۔ جیسے ہی قہقہے کی آواز بلند ہوئی تو مجھے ایک ڈرانے والی ہیبت ناک لرزہ خیز آواز قبر سے نکلی تھی یہ آواز دے رہی تھی۔ غافل! جس کو یہ منزل درپیش ہے ملک الموت اس منزل کا حریف ہے۔ اس کو ہنسی سے کیا کام، یہ آواز سنتے ہی میں فوراً اٹھا۔ دوست سے مصافحہ کیا اور اس کو رخصت کیا وہ تو اپنے مکان گیا اور تب ہی سے اس غار میں آ کر بیٹھ گیا ہوں اس بات کا خوف مجھے کھایا جا رہا ہے۔ آج چالیس سال گزر چکے مگر میں اب تک آسمان کو نہیں دیکھا۔ شرمندہ ہوں کہ کل قیامت میں میرے ساتھ کونسا زادراہ ہوگا۔ سفر دراز ہے مگر سامان سفر کم ہے۔

حضرت نے فرمایا تھا کہ میں اپنے مرشد کا عاشق ہوں۔ اگر کوئی مجھے محبت کرنا چاہتا ہے تو وہ

اپنے مرشد کا ہو کر میرے پاس آئے۔ ہم اسکو اپنے دامن میں جگہ دینگے ورنہ سفر کی سنگلاخ وادیوں سے ہمارا نکلنا دشوار ہے۔

حضرت معین الدین چشتی سنجری دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خداوند میں سراپا معصیت ہوں۔ میں جرم وعصیان سے آلودہ ہوں۔ائے میرے رب میرے اندر عیب ونقائص ہیں۔تو ہی پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ میں مستی وغفلت کی نیند میں سرشار ہوں۔ سراپا گنہگار ہوں۔ائے معبود اپنے ذکر اور بندگی سے بیدار کر۔ائے میرے معبود برے کاموں کی وجہ سے ساری مخلوق مجھ سے بیزار ہے۔ائے مالک تو مجھ سے راضی رہ اور مجھ سے بیزار نہ ہو۔ائے معبود کریم از راہ مہربانی میری توبہ کی بنیادوں کو اس طرح مستحکم کرو کہ میں ہر لمحہ تجھ سے استغفار ہی کرتا رہوں۔ائے میرے مالک جب جاں کنی کا عالم شروع ہو تو حضور رحمت عالم کے صدقے میرے دل میں اس طرح ابر کرم ہو کہ جاں کنی کا عالم میرے لئے دشوار نہ ہو۔ائے پروردگار میرے پاس کوئی نیک عمل نہیں، از راہ کرم مجھ خطا کار کو بخش دے۔ائے خدا حالت عبادت میں میرا دل دوسری طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ میرے معبود ان وسواس شیطانی کو مجھ سے دور فرمادے۔ جب قبر کی تاریکی سے مجھ خطا کار کے دل وحشت پیدا ہو تو ائے میرے رب میری قبر کو شمع مغفرت کی روشنی سے منور کر دے۔ معین الدین تیرا خطا کار بندہ ہے۔اس کی آنکھ سے آنسو جاری ہیں۔ ائے رحیم وکریم میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے ایمان کو صاف رکھ۔

ایک حقیقت

ماہ آگسٹ وستمبر 2025 کے شمارے میں ہم نے اعلان کیا تھا کہ ماہ نومبر 2025ء کا شمارہ میلاد حضرت مہدی موعودؑ نمبر ہوگا۔ علمائے کرام، اہل قلم حضرات اور شعراء سے اپیل کی گئی تھی کہ اپنے اپنے مضامین اور کلام کو روانہ فرمائیں۔ ہم نے بعض قلمکاروں کو فون کے ذریعہ بھی یاددہانی کی۔ سابقہ کی طرح اس سال بھی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ایک مضمون بھی وصول نہیں ہوا۔ آخر ماہ نومبر 2025ء کا خصوصی شمارہ کس طرح شائع ہوگا؟ ہمارا اگلا اقدام کیا ہونا چاہیئے؟ قارئین جواب دیں! (ادارہ)

خواہشات نفسانی سے دل میں لگی آگ کو دنیا کا پانی نہیں بجھا سکتا۔اس آگ کو صرف خدا کا نور بجھا سکتا ہے جو اتباع سنت اور اہل اللہ کی صحبت سے نصیب ہوتی ہے

Pure Silk Sarees, Salwar, Suits, Antique Ghagra, Khada Dupatta, Wark Sarees and Sharara

دولت

Daulat®
WEDDING SUITS & SAREES

S. No. 21-1-1126, Pathergatti, Hyd
Ph. (S) 24578186 - 24525303

فیشن کی دنیا ہو کہ شادی بیاہ ہر تقریب کے لئے دیدہ زیب ساڑیاں، کھڑا ڈوپٹہ، گھاگرا، چولی اور ہمہ اقسام کی رنگین دل کو چھو لینے والی ساڑیاں

Fully Aircondittion Showroom

من پسند، جدید انداز اور رفتار زمانہ کے لحاظ سے دلکش سوٹس، ساریز و دیگر بے مثال خصوصی اسٹاک کا منفرد شوروم

Prop: Haji Abdul Kareem

یہ ایک سچائی اور حقیقت ہے کہ خواہش کے سانپ کو ابتداء ہی میں مار ڈالو ورنہ یہ تمہارا سانپ بڑھتے بڑھتے اژدھا بن جائے گا

آپ کی پسند کے مطابق، بچوں اور بڑوں کی شخصیت کے لئے
دیدہ زیب اور بہ وقار ملبوسات کا ذخیرہ

PAKEEZA AANCHAL پاکیزہ آنچل

Womens, Girls & Kids Wear

Pillar No. 30, Mian Road, Mehdipatnam روبرو پلر نمبر 30، مہدی پٹنم
Phone 040-23518186 , Cell 9949426506

دیدہ زیب، آنکھوں کو چکا چوند کر دینے والا لیٹسٹ اسٹاک آچکا ہے
کھڑا دوپٹہ، گھاگرا، شرارہ، پیور سلک ساریز، ورک ساریز، انارکلی،
ریڈیمیڈ سوٹس، ڈریس میٹریل اور **Artificial Jewellery**

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے دلہنوں،
دوشیزاؤں، معزز خواتین اور بچوں کے لئے

لڑکے اور لڑکیوں کے لئے
باباسوٹس، فراک، جینس پینٹ شرٹ، شرٹ شلوار، گھاگرا، کرتا پائجامہ، شیروانی

جدید اور فیشن ایبل کلکشن

Fixed Rate Shoppe

A Unit of **Daulat Wedding Suits and Sarees**
(Pathergatty) Hyd.

نماز بندوں پر اللہ و برتر کی امانت ہے۔ بندوں کا فرض ہے کہ اس امانت کو امانت کی طرح ادا کریں۔ اس میں کسی قسم کی خیانت نہ ہونے دیں۔ رکوع و سجود وغیرہ پورے کے پورے بجالائیں

دیدہ زیب، بہترین ڈیزائن کے سوٹس و ساریز ہمہ کلر میں

A house of Dyed & Fancy Sarees

ثناء فیبرکس

Sana Fabrics ™

Whole Sale Saree Dealer

ہول سیل ساڑیوں کا مرکز

S. No. 21-1-637/16 to 19, Ist & 2nd Floor,
God Gift Market, Rikabgunj, Hyderabad

Ph. No. 040-24414189
e-mail:sanafabrics@gmail.com

حضرت مفتی سید ضمیر مہدی صاحب

انصاف کے دن کا مالک

مالک یوم الدین . ترجمہ: انصاف کے دن کے مالک وحاکم

اللہ تبارک وتعالی رب العالمین ہیں۔ وہی رحمٰن ہیں وہی رحیم ہیں اور اس دنیا کے بعد جو جزاء کا دن آنے والا ہے۔ اس کے بھی وہ ہی مالک ہیں اور وہی حاکم ہیں۔ جس طرح ربوبیت صفت رحمت سے فیض حاصل کرتی ہے **مالک یوم الدین** کا تعلق بھی صفت رحمت (رحمٰن ورحیم) ہی سے ہو جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت اس دنیا کی حد تک نہیں ہے بلکہ مرنے کے بعد کی زندگی میں بھی ان کی رحمت وربوبیت ہی کا سلسلہ قائم رہے گی۔

قرآن کریم کا یہ جملہ **مالک یوم الدین** "پڑھ کر انسانی ذہن ودماغ اس عالم سے کسی دوسرے عالم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انسانی زندگی کا ارتقا موت ہی پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ

ستاروں کے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں

غرض **مالک یوم الدین** ہمیں اس حیات دنیوی زندگی کے بعد کی زندگی پر یقین اور اس دن ہر انسان کے اعمال کے فیصلے پر ایمان عطا کرتا ہے۔ دنیوی زندگی کا انکار تو ممکن نہیں ہے۔ لیکن آخرت کی وہ زندگی جو آنکھوں سے اوجھل ہے انسان کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ جس میں اچھے برے کھرے کھوٹے اعمال کا فیصلہ ہو جائے گا اور ہر ایک اپنے اعمال کا بدلہ پائے گا۔

اسلامی تعلیم میں بنیادی اور مرکزی حیثیت دو چیزوں کو حاصل ہے۔ اول توحید کامل دوسرا عالم آخرت پر یقین وایمان جس میں جزاء وسزا شامل ہے۔ ان دونوں ہی کی درستی سے ایمان واسلام کی درستی اور ان کی خرابی سے دین وایمان کی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ گویا اسلام وایمان کے یہ دو دل وجگر ہیں۔ ظاہر ہے کہ دل وجگر کے تندرست رہنے کے بعد دیگر امراض پر سہولت سے قابو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

لیکن ان کے بگاڑ کے بعد دوسرے امراض کا علاج اگر چہ وقتی اور فوری طور سے مرض کو دور کر دے لیکن پھر کسی نہ کسی وقت وہ مرض لوٹ کر آتا ہے۔ مسلمانوں کی خرابی کی یہ ہی دو بنیادی وجوہ ہیں اول

توحید کامل میں نقص یا اس کا فقدان دوسرے عالم آخرت پر ایمان اور سزا و جزا کے یقین کا کمزور ہو جانا۔

سورہ الحمد میں "**مالک یوم الدین** ''اس اہمیت کو بتاتا ہے اور اس کے فوراً بعد "**ایاک نعبد و ایاک نستعین** توحید مکمل پر دلالت کرتا ہے۔ گویا ''**مالک یوم الدین ایاک نعبدو ایاک نستعین**'' یہ دونوں اسلام کی تعلیم کے مرکز ہیں۔ انہیں کی درستی سے عبد و معبود کا تعلق درست ہو جاتا ہے۔ اسلام سے پہلے اہل کتاب میں جو خرابی آ گئی تھی کہ انہوں نے دین کو بھی دنیا ہی کا ذریعہ بنا کر گویا عملی حیثیت سے آخرت کا انکار کر دیا تھا۔ ان کے اعمال صحاہ کی بنیاد عالم آخرت کی جزاء پر نہ تھی بلکہ دنیوی فوائد پر قائم ہو گئی تھی۔ گو کہ دنیا کا فائدہ مند ہی مذہبی اعمال کی بنیاد بن گئے تھے۔ اور قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالی نے ارشاد فرمایا۔ **الذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرہ هم یقنون۔**

اس آیت مبارکہ میں اہل کتاب کو سراہا گیا ہے۔ جو آخرت پر ایمان وایقان کو رکھتے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب **یومنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلک** جو قرآن پر ایمان لائے اور قرآن سے پہلے الٰہی کتابوں پر) تو آخرت پر ایمان لانا اس میں آ گیا تھا۔ پھر خاص طور سے الگ کر کے ''**وبالآخرة هم یوقنون** " کیوں ذکر کیا گیا۔ مفسر ابوالسعو دفرماتے ہیں۔

وقرن الثانی بالایقان بالآخرة مع کونه منطو یا تحت الاول تنبها علی کمال صحته و تعریضا بما فی اعتصاد اهل الکتابین من الخلل ترجمہ: اہل کتاب کے ذکر کے ساتھ آخرت پر یقین ایمان کو جدا لایا گیا۔ یہ تنبیہ ہے کہ آخرت پر ایمان ضروری ہے اور اشارہ ہے کہ یہود و نصاری کے اعتقاد میں خلل جس سبب سے ہوا تھا وہ آخرت پر ایمان نہ رہنا تھا۔

اور قرآن کریم نے یہاں تک بتایا کہ تمام اعمال کی بنیاد اور غرض آخرت کی زندگی کی درستی اور بلندی ہونی چاہیے۔ اگر چہ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طلب گار ہو کر جو شخص دنیا میں عمل کرتا ہے اور اللہ چاہتے ہیں تو اس دنیا میں اس کے عمل کا بدلہ پورا پورا دیتے ہیں۔ طالبان دنیا کو اللہ تعالی ہی کی حیثیت کی نعمتوں دنیا کی نعمتیں دلاتی ہے۔ لیکن انسانوں کا یہ گروہ جس نے دنیا ہی کو مقصود بنا لیا ہے۔ آخرت کی رحمتوں سے محروم رہے گا۔ اور ان کے سب اعمال دنیا میں بے کار ہو جائیں گے۔ اور عالم آخرت میں باطل معلوم ہوں گے۔

آج دنیا کی قومیں انہیں دوراہوں پر چل کر قانون الہیہ کے تحت اپنے اپنے مقاصد کو حاصل کر رہی ہیں۔ انسانوں کا ایک گروہ دنیا اور اس کی زینت کو مقصود زندگی بنا کر اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ خیر وخیریت اور فلاح انسانیت کے کام بھی اگر ہوتے ہیں تو دنیا اور اس کی زینت ہی کو مقصود بنا کر ان کے دل ودماغ میں عالم آخرت کا کوئی تصور نہیں۔ ان کی نیت میں مرنے کے بعد زندگی کی رفعت اور بلندی کی کوئی طلب نہیں ہے۔ یورپ اور ایشیا کی تمام قومیں الا ماشاءاللہ اسی راہ پر گامزن ہیں۔ اور اپنی اپنی ایجادات اور علمی جدوجہد کا بدل اس دنیا میں حاصل کر رہے ہیں۔ خدا کے طرف سے کسی قسم کی کمی یا نقص نہیں ہے اور افسوس تو اس پر ہے کہ آج مسلمان بھی اس نقش قدم کو اختیار کرتے جا رہے ہیں۔

مسلمانوں کے تنزل اور ذلت کی داستان اس میں پوشیدہ ہے دوسری راہ مومنین مسلمین کی ہے جس کی شہادت عقل کی برہان اور پیغمبر کی لسان صدق نے دی ہے کہ اعمال کی جدوجہد آخرت کے لئے ہے۔ دنیائے برائے آخرت ہے نہ کہ آخرت برائے دنیا۔ ''**مالک یوم الدین**'' سے اسی طرف رہنمائی فرمائی گئی ہے۔ واقعہ تو یہ ہے کہ اگر انسان روح اور اس کی اہمیت کو ذہن نشین کر لے تو عالم آخرت اور سزا و جزا پر ایمان سہل ہوجاتا ہے اور اس کے بعد تزکیہ اور ریاضت کی طرف انسان کی توجہ ہوسکتی ہے۔

مہدویہ انٹر نیشنل کنونشن

ان شاءاللہ تعالیٰ جمیع مرشدین کرام کی سرپرستی میں غلامانِ حضرت مہدی موعود علیہ السلام یکم نومبر 2025ء کو 600 سالہ جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کے مبارک ومسعود موقعہ پر مہدویہ انٹرنیشنل کنونشن منعقد کر رہی ہے۔ یہ کنونشن چنچل گوڑہ جونیر کالج میں منعقد ہوا۔

ان شاءاللہ تعالیٰ اس کنونشن کو ریاست تلنگانہ، کرناٹک، گجرات، مہاراشٹرا، ٹامل ناڈو، آندھرا پردیش کے علمائے کرام ومرشدین مخاطب فرمائیں گے۔

برادرانِ ملت کو اس کنونشن میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ بیرون حیدرآباد میں رہنے والے بھائیوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنی آمد کی اطلاع 20/ اکٹوبر سے قبل ان نمبرات پر دیں تاکہ آپ کی رہائش وطعام کا معقول انتظام کیا جاسکے۔

9515373665 9866188771 9110510844

زمین کا وہ حصہ جس پر نماز پڑھی جاتی ہے اپنے اطراف کی زمین پر فخر کرتا اور خوش ہو ہو کر اس نعمت کا اظہار کرتا ہے۔ اس حصہ زمین کی تہہ والے ساتویں زمین تک فخر کرتے چلے جاتے ہیں۔ جس حصہ زمین پر نماز پڑھی گئی ہو وہ ایسا متبرک اور شان والا ہو جائے تو نمازی کس قدر متبرک اور بزرگ ہوگا؟

مِيناز اکسکلوزیو

Meenaz EXCLUSIVE

Wedding Suits & Sarees

21-1-1102, Pathergatti, Hyd-2
Cell 8897 3893 14 / 24501844
email: md.mustafababa@gmail.com
GST IN:36AIPPM4244FIZ4

Prop.: Mohd. Mustafa
9849151807

جناب سید اسماعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیح

رسول ﷺ کے اخلاق وعادات کریمہ

باری تعالی کے جس قدر ہم شکر ادا کریں کم ہے' پروردگار عالم نے ہمیں نہ صرف امت محمدی ﷺ میں پیدا کیا بلکہ خلیفہ اللہ امامنا مہدی موعود علیہ السلام کا مصدق بھی بنایا ہے۔ سیرت سرور انبیا ﷺ کا اہم پہلو فخر موجودات' وجہ تخلیق کائنات' سرور قلب وسینہ' سدرہ کے راہی ﷺ کے اخلاق وعادات کریمہ ہیں۔ سیرت سرور کونین ﷺ ہمارے لئے رہنمائی کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ سیرت کونین ﷺ کا بغور مطالعہ کرنے والوں کو اس بات کا اچھی طرح انداز ہوجائیگا کہ دنیا بھر میں جو اسلام پھیلا ہے وہ تلوار' جبر وظلم' تشدد یا خون ریزی سے نہیں پھیلا بلکہ سرور کونین ﷺ کے اخلاق وعادات کریمہ کو دیکھنے کے بعد ہی جہلالت کے اندھیروں میں غرق لوگوں نے دین اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کو اپنی نجات کا واحد ذریعہ تسلیم کیا ہے۔ جو قوم معمولی بات کے لئے ایک دوسرے کا خون بہانے کو بہادری سمجھتے اور اس پر فخر کرتے تھے وہ قوم نے جب دیکھا کہ صحرائے عرب میں آفتاب رسالت ﷺ نے دیانت داری' ایمانداری' عاجز وانکساری کے ساتھ عدل وانصاف قائم کرنے کی بات کررہے ہیں تو عرب کے جاہلوں کو سمجھ میں آگیا کہ یہ وہی خاتم النبین ﷺ ہیں جس کا ذکر قرآن سے پہلے کی ساری آسمانی کتابوں میں درج ہے۔ اسوہ رسول اکرم ﷺ کو اگر ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نہایت خاکسار' ملنسار' مہربان' رحم دل' فیاض اور داد وہش والے تھے۔ صحرائے عرب کے جاہلوں نے دیکھا کہ کائنات کی سب سے عظیم اور برگزیدہ ہستی مسعود ﷺ خود اپنے مہمانوں کی خدمت کررہے ہیں' گھر میں آپ ﷺ اگر تشریف فرما ہیں تو گھر کے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کررہے ہیں' اپنے پھٹے کپڑوں کی خود سلائی کررہے ہیں' پھٹے جوتوں کو خود گانٹھ لگا رہے ہیں' بکریوں کا دودھ اپنے مبارک ہاتھوں سے نکال رہے ہیں' اگر کہیں جاتے اور وہاں پر لوگوں کی بھیڑ ہوتی ہے تو اسی میں جا کر آپ ﷺ تشریف فرما ہوجاتے ہیں' مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر سے لے کر غزوت کے موقع پر خندق کھودنے کے لئے تمام ساتھیوں کے شانہ بہ شانہ رہتے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے تعمیراتی کام انجام دیتے' یتیموں سے محبت کرتے' مظلوموں کی فریاد سنتے'

مقروضوں کا قرض ادا کرتے' غلاموں کو آزاد کرواتے اور ان کے ساتھ شفقت برتے' کمزوروں پر رحم فرماتے اور بیماروں کو تیمارداری کرتے' بیکسوں کا سہارا بنتے' گنہگاروں کو معاف کر دیتے' دشمنوں کے حق میں دعائے مغفرت فرماتے' ہمسایوں' پڑوسیوں کی کیفیت دریافت کرتے' ان کے گھر جاتے اور ان کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے' غرض کے آپ ﷺ کے اخلاق' اوصاف' اور عادات کریمہ ساری انسانیت کے لئے بہترین نمونہ ہے۔کسی نے ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟۔جس پر سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں'' کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حضور ﷺ کے اخلاق ہیں''۔قارئین حضرات پیغمبر اسلام ﷺ کی ساری حیات طیبہ قرآن پاک کی عملی تفسیر ہے اور اس بات کی گواہی خود کلام الٰہی کے ذریعہ پروردگار عالم نے دی ہے کہ

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ

اور بے شک اے محمد ﷺ! آپ ﷺ حسن اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں

اگر ہم سیرت مبارکہ میں سے اخلاق کے عنوان پر تحریر کرنے بیٹھیں تو میرا ماننا یہی ہے کہ سمندر جتنے سیاہی بھی اس کام کے لئے کم پڑ جائیگی' دنیا بھر کے کاغذ اکٹھا کرلیں تب بھی سیرت مبارکہ میں اخلاق کے پہلو پر ہماری گفتگو مکمل نہیں ہوگی ۔ بے شمار احادیث اس عنوان پر محدثین نے درج کی ہیں۔خود پروردگار عالم اپنے حبیب کی شانِ اخلاق میں قرآن کی آیتیں نازل کر رہا ہے تو ہم انسان اس کام کو کیسے پورا کرسکیں گے۔میری کوشش تو صرف حضرت یوسف علیہ السلام کے خریدروں کی فہرست میں نام شامل کرنے کی غرض سے بڑھیا کا بازار یوسفؑ میں شریک ہونے جیسا ہے۔حضرات قدرت کا انتظام دیکھئے پروردگار عالم نے ایسے وقت میں اپنے حبیب ﷺ کی ولادت فرمائی جب صحرائے عرب جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ جہالت اس قدر بڑھ گئی تھی کے قوم ابراہیم علیہ السلام جو توحید و وحدانیت' رد شرک' تردید بت پرستی کا مجموعہ تھی اسے یکسر بدل ڈالا۔عرب کی جہالت اور نادانی کا اندازہ لگانے کے لئے سورہ انعام کی آیت نمبر 140 کی تلاوت کریں جس میں باری تعالی ارشاد فرمارہے ہیں کہ قَدۡ خَسِرَالَّذِیۡنَ قَتَلُوۡا اَوۡلَادَهُمۡ سَفَهًا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَحَرَّمُوۡامَارَزَقَهُمُ اللّٰهِ قَدۡضَلُّوۡاوَمَاكَانُوۡا مُهۡتَدِیۡنَ ''تحقیق خسارے میں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت اور نادانی کے سبب قتل کیا اور اللہ تعالی پر بہتان باندھ کر اس رزق کو حرام کرلیا جو اللہ تعالی نے انہیں دیا تھا' بے شک وہ گمراہ ہوئے اور

سیدھی راہ پر نہ ائے''۔ انتہاء یہ ہوگئی تھی کہ شعائر حج اور دینی امور کو بغیر کسی دلیل و حجت، علم و دانش کے تہ و بالا کر ڈالا اور سابقہ اقوام کے مشرکانہ راہ ورسم کو پسند کیا اور نوحؑ کی قوم کے شرکیہ اختراع کو اختیار۔ دنیا میں سب سے پہلے مشرک نوحؑ کی قوم ہی تھی۔ شرک و بدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے بڑھتے گئے تو رحمت خدواندی نے کروٹ لی اور پروردگار عالم نے اپنے حبیب ﷺ کو دنیا میں معبوث فرمانے کا فیصلہ کرلیا۔ اس وقت مکہ کی وادی پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ ریت کے ٹیلوں پر چاندنی اپنی چادر بچھائے لیٹی تھی اور آسمان گویا اپنی ساری روشنی ایک نکتے پر مرکوز کردی تھی۔ صحرائی ہوائیں جو صحرا کے گیت گاتے تھے وہ آج سرگوشیوں میں مصروف ہیں، جیسے آپس میں کوئی راز ایک دوسرے تک پہنچا رہی ہیں۔ پروردگار عالم کی عظمت کا گواہ، خدائے برتر کی جاہ وجلال کا شاہد، رب ذوالجلال کے رحم وکرم کا گواہ کعبہ جو قدیم زمانوں سے رب کائنات کی قدرت و کبریائی کا گواہ، وہ بھی اپنے سائے میں ایک گہری خاموشی لئے کھڑا تھا۔ یہ کوئی معمولی رات نہیں تھی، زمانے اپنے محور پر پلٹنے والا تھا، کفر اور بدعت کے گھنے بادل چھٹنے والے تھی، اندھیری رات کے بعد وحدانیت کی تعلیم کا وہ سورج طلوع ہونے والے تھا جس کی روشنی کو نا تو زوال ہے اور نہ ہی صبح قیامت سے وہ روشنی میں کوئی کمی آنے والی ہے۔ اور صبح قیامت تک سرور انبیا ﷺ کے اوصاف حمید، اخلاق وعادات کریمہ ساری انسانیت کے لئے مشل راہ رہیں گے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس آپ ﷺ کی خدمت میں گذارے مگر آپ ﷺ نے کبھی ڈانٹا نہ مارا، نہ یہ پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کام کیوں نہیں کیا۔ آپ ﷺ نہایت بہادر اور شجاع تھے، احد کے میدان میں جب ہر طرف سے آپ ﷺ پر پتھروں، تیروں اور تلواروں کی بارش ہو رہی تھی، آپ ﷺ اپنی جگہ پر کھڑے تھے اور جاں نثار دائیں بائیں کٹ کٹ کر گر رہے تھے، آپ ﷺ کا سر مبارک زخمی اور دندانِ مبارک شہید ہوئے اور آپ ﷺ یہ فرماتے تھے ''پروردگار! انہیں معاف فرمادے کیوں یہ نہیں جانتے''۔ قارئین حضرات ہمارے لئے یہ حدیث مبارک ایک سبق ہے۔ مشکل حالات ہی کیوں نہ رہیں مگر عفو ودرگذر، اور معاف کرنے کا جذبے سے ہمیشہ سرشار رہنا ہی سنت رسول مقبول ﷺ کی حقیقی پیروی ہے۔ عادات کریمہ کی جب ہم بات کرتے ہیں تو ہمیں جنگ حنین کا واقعہ یاد آتا ہے۔ جب مسلمانوں کے غازیوں کے پاؤں جنگ حنین میں اٹھ چکے، حضور ﷺ چٹان کی طرح اپنے مقام پر ثابت قدمی کے ساتھ کھڑے رہے۔ صحابہ کہتے ہیں لڑائی کے اکثر معرکوں میں آپ ﷺ وہاں کھڑے ہوتے، جہاں بڑے بڑے بہادر کھڑا ہونا اپنی

شجاعت کی آخری کارنامہ سمجھتے۔ یقیناً سرور انبیا ﷺ جتنا شجاع نہ تو اس کرہ ارض پر پیدا ہوا ہے اور نہ صبح قیامت تک کوئی پیدا ہوسکتا ہے مگر اپنی عادات کے ذریعہ سرور انبیا ﷺ نے حق کے راستے پر ڈٹ کر کھڑے رہنا اور ثابت قدم رہنے کا اپنی امت کو میدان حنین سے پیغام دیا ہے۔ سرور انبیا ﷺ کو دین اسلام کی تبلیغ کے ابتدائی ایام میں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ ﷺ کبھی مایوس نہیں ہوئے بلکہ جتنی سختیاں کی گئیں اتنی ہی شدت کے ساتھ حق کی سر بلندی اور پروردگار عالم کی وحدانیت کے پرچم کو بلند کیا اور ایک وقت ایسا جب آپ ﷺ صحرائے عرب پر چھا گئے اور ساری دنیا کو اپنے دامنِ رحمت میں سمیٹ لیا۔ قارئین حضرات مکہ کی تکلیفوں سے گھبرا کر ایک صحابہؓ نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہم لوگوں کے لئے دعا کیوں نہیں فرماتے' یہ سن کر آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہوگیا۔ سرکار ﷺ نے فرمایا ''تم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہیں بہت اذیتیں پہنچائیں گئیں' انہیں آروں سے چیرا گیا' ان کے جسموں پر لوہے کی کنگھیاں چلائی گئیں' جس کی وجہ سے گوشت پوست سب کٹ گیا پھر بھی وہ حق کی راہ سے نہیں پھیرے' خدا کی قسم دین اسلام اپنے کمال درجے تک پہنچ کر رہے گا' یہاں تک کہ صنعاء سے حضر موت تک ایک سوار اس طرح بے خطر چلاے جائیگا کہ اس کو سوائے رب ذوالجلال کے کسی اور ڈر نہیں ہوگا''۔ اپنے اسوہ اور اخلاق وعادات کریمہ سے سرور انبیاء نے ساری امت کو صبر' استقامت' عفو ودرگذر' تقویٰ اور توکل کا جو درس دیا ہے اگر ہم بحثیت امتی اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو یقیناً' دنیا کی کوئی طاقت ہمیں رسوا نہیں کر سکے گی۔ آپ ﷺ کے عزم واستقلال کے کئی ایک واقعات سیرت مبارکہ کے مطالعہ میں ہمیں ملتی ہے مگر ہم سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کا دعوی تو کرتے ہیں مگر کیا ہم اس پر عمل پیرا بھی ہیں؟ یہ ایک اہم سوال آج ہمیں غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ سیرت مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں سرکار انبیا ﷺ کے صبر واستقلال اس وقت یاد آجاتا ہے جب آپ ﷺ نے اپنے چچا سیدنا ابوطالبؑ کو یہ جواب دیتے ہیں کہ چچاؑ جان! اگر قریش میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی لا کر رکھ دیں تب بھی حق کے اعلان سے باز نہیں رہوں گا!۔ میرے آقا سرور انبیا ﷺ' محبوب کبریا ﷺ' سدرہ کے راہی ﷺ' رب کعبہ کے پیارے ماہی ﷺ اگر دعا کی غرض سے ہاتھ بھی اٹھاتے تو پروردگار اپنے حبیب ﷺ کی دل کی ہر خواہش کن فیکون کے ساتھ پوری کر دیتا مگر سرور انبیا ﷺ نے اپنے اخلاق' عادات اور اسوہ حسنیٰ کی دولت سے اپنی امت کو مالا کر دینا چاہتے ہیں۔ امام الانبیا ﷺ نہایت زاہد ہستی

مسعود ہیں، شاہی میں بھی فقیری کے ذریعہ فرمایا کرتے کہ آدمؑ کے بیٹے کے لئے سر چھپانے کو ایک کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لئے روکھی سوکھی روٹی اور پانی کافی ہے اور اسی پر آپ ﷺ ساری زندگی عمل پیرا رہے۔ ام المومنین بی بی عائشہ فرماتی ہیں آپ ﷺ کا کپڑا کبھی تہہ کر کے نہیں رکھا گیا یعنی ایک ہی جوڑا کپڑا ہوتا دوسرا نہ ہوتا جو تہہ کر کے رکھا جا سکے۔ خاتم النبین ﷺ کے گھروں میں اکثر فاقہ ہوتا اور کئی کئی دنوں تک رات کو کھانا نہیں ملتا، دو دو مہینوں تک گھروں میں چولہا نہیں جلتا، چند کھجوروں پر گذرا ہوتا، کبھی کوئی پڑوسی بکری کا دودھ بھیج دیتا تو وہی پی لیتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینہ کے زمانے میں کبھی دو وقت سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ قارئین حضرات یہ کیا معاملہ ہے۔ خاتم النبین ﷺ پر اس قدر فاقہ کشی کی وجہ کیا کہ جب اس بات کی تحقیق کی گئی اور اس پر غور فکر کیا گیا تو معلوم یہ ہوا ہے کہ جو رب بی بی مریمؑ کے لئے جنت سے کھانا بھیج سکتا ہے، موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے لئے منی وسلوا اتار سکتا ہے تو وہ رب اپنے حبیب ﷺ جس کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، جس کو امام الانبیاء بنا کر مبعوث فرمایا تو اس حبیب ﷺ کے لئے جنت کے کھانے نہیں اتار سکتا۔ یقیناً اتار سکتا ہے مگر پھر دیگر اقوام اور امت محمدی میں کیا فرق رہے گا، اللہ سے قریب کرنے والے اعمال میں فقر و فاقہ کے ساتھ پروردگار عالم کا ذکر، رب کائنات کی تسبیح کو افضل سمجھا گیا ہے۔ نبیوں اور رسولوں کی یہ سنت میں فقر و فاقہ ہمیشہ شامل رہا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بھوکا آپ ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ ﷺ نے ازواج مطہراتؓ میں سے کسی کے پاس کھلوا بھیجا، جواب آیا کہ سوائے پانی کے کچھ بھی نہیں ہے، آپ نے دوسرے گھر آدمی روانہ کئے وہاں سے بھی یہی جواب آیا، غرض کے اٹھ نو گھروں سے یہی جواب آیا کہ سوائے پانی کے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی ایک اور اہم وجہ ہے سرکار ﷺ کے ازواج مطہرات کے پاس ہو یا پھر اہل بیت رضوان اللہ اجمعین میں کسی کے پاس بھی ہو جو کچھ بھی آتا ضرورت پوری ہونے کے بعد باقی سارا سب غریبوں، مسکینوں، ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جاتا رہا ہے جبکہ حضور ﷺ کے گھر والوں کی زندگی تنگی میں اور غربت میں بسر ہوتی رہی ہے۔ ایک دن آپ ﷺ حالات بھوک میں گھر سے روانہ ہوئے، راستے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی ملے وہ دونوں بھی بھوکے تھے، دونوں کو لے کر سرور انبیا ﷺ ابوایوب انصاریؓ کے گھر تشریف لے گئے، جب ابوایوب انصاریؓ کو اطلاع ملی تو دوڑے گھرائے باغ سے کھجوروں کا ایک خوشہ بھی ساتھ میں توڑ لائے اور سامنے رکھ دیا، پھر ایک بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا اور سامنے لا کر رکھ دیا۔ حضور ﷺ نے ایک

روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر فرمایا کہ ''یہ فاطمہؑ کے گھر بھجوائیں، وہ کئی دن سے بھوکی ہیں''۔ رشتہ داروں میں فاتح خیبر شیر خدا سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے بڑھ کر دن رات کے حالات اور سرور انبیاءﷺ کے اخلاق سے اور کوئی واقف نہیں تھا۔ امیر المومنین سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ بچپن سے لے کر جوانی بلکہ سرور انبیاءﷺ کے دنیائے فانی سے پردہ فرمانے تک آپﷺ کے ساتھ رہے۔ امیر المومنین کرم اللہ وجہہ گواہی دیتے ہیں ''آپﷺ ہنس مکھ، طبیعت کے نرم اور اخلاق کے نیک، اور طبیعت میں مہربان اور نرم مزاج ہیں، کوئی برا کلمہ آپﷺ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا، لوگوں کے عیب اور کمزوریوں کو کبھی نہیں ڈھونڈا، اگر کسی کی کوئی فرمائش مزاج کے خلاف ہوتی تو سرور کونینﷺ خاموشی اختیار کر لیتے، آپ نے کبھی اس کا جواب دیکر کبھی کسی کو مایوس نہیں کیا اور نہ ہی رضامندی کا اظہار کیا، کبھی دل نہیں توڑا اور نہ ہی کسی کی دل شکنی کی، دلوں پر مرہم رکھتے اور آپﷺ رؤف و رحیم ہیں، نہایت فیاض، سخی، راست گو، نہایت نرم طبع ہیں، لوگ آپﷺ کی صحبت میں بیٹھ کر رحمت کے حقدار بن جاتے اور پہلی مرتبہ جو آپﷺ کو دیکھتا مرعوب ہو جاتا اور متواتر ملاقاتیں کرنے کے بعد آپﷺ سے بے پناہ محبت کرنے لگتا ہیں''۔ سرور کونینﷺ کی رحم دلی، صلہ رحمی، عفو درگذر کے لئے پورا ایک باب تحریر کرنا پڑیگا، اس کے بعد بھی باب کی تکمیل میں کمی کا احساس ضرور ہوگا۔ مگر مثال کے لئے میں یہاں پر مکہ والوں کے ساتھ سرور انبیاءﷺ کی رحم دلی کا وہ واقعہ پیش کروں گا جو ہمارے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔ مکہ والوں نے آپﷺ پر کس طرح کے ظلم و ستم کئے اس سے ہم سب ہی واقف ہیں ۔ اہل مکہ نے آپﷺ کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا، آپﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے اور قتل تک کے منصوبے بنائے اور پھر جنگجوں میں آمنے سامنے ائے ۔ جب فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا تو آپﷺ نے مکہ والوں سے پوچھا کہ ''بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں؟''۔ مکہ والوں نے کہا کہ بھلا سلوک کریں۔ سرور انبیاءﷺ نے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ بلکہ اپنے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو حکم دیا کہ جب شہر مکہ میں داخل ہوں تو اپنی نگاہوں کو نیچے کر لیں تا کہ شکست خوردہ لوگوں کو ماضی میں کئے ہوئے اپنے مظالم کی وجہ سے شرمندگی اٹھانی نہ پڑے اور انہیں یہ خوف نہ ستائے کہ اب ان سے ماضی میں کئے ہوئے مظالم کا بدلہ لیا جائیگا بلکہ ارشاد ہوتا ہے کہ آج میں وہی کہتا ہوں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا ''لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ اِذۡهَبُوۡا فَاَنۡتُمُ الطُّلَقَاءَ'' کہ آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو''۔ کھانے تناول فرمانے کے متعلق

آپ ﷺ کے عادات کریمہ ایسے ہیں کہ آپ ﷺ کھانا تناول فرمانے سے قبل ہاتھ دھوتے اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا تناول فرماتے' آپ ﷺ کو حلوا' شہد' سرکہ' کھجور' خربوزہ' ککڑی' اور کدو جس کو لوکی بھی کہتے ہیں بہت پسند تھا۔ سرورانبیا ﷺ کو گوشت میں گردن' دستی' اور پیٹھ کا گوشت بہت انتہا پسند ہے' کوئی کھانا جو آپ ﷺ کو پسند نہیں ہے آپ ﷺ کے سامنے رکھا جاتا تو اس کی برائی نہیں کرتے بلکہ خاموشی کے ساتھ اس کھانے کو چھوڑ دیتے' کچی پیاز اور لہسن کبھی تناول نہیں فرماتے۔ بسم اللہ کہہ بغیر کھانا شروع نہیں کرتے بلکہ تین لقموں تک بسم اللہ کہہ کر کھانا تناول فرماتے' اگر کوئی بغیر بسم اللہ کہہ کھانا شروع کرتا تو اس کے ہاتھ اس کو طرح جھٹکا دیتے کہ ہاتھ سے لقمہ نیچے گر جاتا اور اس کو تنبیہ کرتے کے بغیر بسم اللہ کہے کھانا شروع نہ کرنا۔ آپ ﷺ کو کھچڑی بہت پسند تھی' گوشت کے شوربے میں ڈوبی ہوئی روٹی بھی پسندیدہ غذاؤں میں شامل ہے اور مکھن کھجور پسند سے تناول فرماتے' دودھ اور کھجور ساتھ تناول فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ بہت عمدہ چیزیں ہیں۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد ہاتھ دھوتے۔ بغیر آواز کے آپ ﷺ پانی نوش فرماتے' میٹھا پانی کا بہت شوق رکھتے اور جب کوئی چیز اپنے احباب کو پلاتے تو سب سے آخر میں خود نوش فرماتے۔ آپ ﷺ کانچ' لکڑی' تانبہ اور مٹی کے برتن میں پانی نوش فرماتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ کی خدمت میں بادام کا ستو پیش کیا گیا مگر سرورانبیا ﷺ نے یہ کہتے ہوئے پینے سے انکار کر دیا کہ یہ امیروں کی غدا ہے۔ آپ ﷺ پانی بیٹھ کر نوش فرماتے اور تین سانس میں پانی نوش فرماتے اور ہر گھونٹ پر بسم اللہ اور آخر میں الحمد اللہ ضرور ارشاد فرماتے۔ آپ ﷺ لباس میں کرتا زیب تن کرنا پسند فرماتے' جب کبھی آپ ﷺ کرتا زیب تن فرماتے تو سب سے پہلے سیدھا ہاتھ کرتے میں ڈالتے اور پھر دائیں ہاتھ دائیں آستان میں ڈال کر زیب تن فرماتے۔ آپ ﷺ تہبند پہننے کو ترجیح دیتے اور تہبند زیر ناف باندھتے' نیا لباس جمعہ کے روز زیب تن فرماتے' کبھی بھی آپ ﷺ کے پاس کوئی زائد کپڑوں کے جوڑے نہیں رہے' سفید لباس آپ ﷺ کا محبوب ترین لباس مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس آپ ﷺ طبیعت کو زیادہ پسند رہا ہے۔ جب کبھی نیا لباس پہنتے اللہ کا شکر ادا کرتے۔ عمامہ مبارک باندھتے تو سات گز کا کپڑا ہوتا ایک بالشت کے قریب عمامہ کا کپڑا چھوڑتے اور دونوں شانوں مبارک کے درمیان میں کپڑا چھوٹا ہوا ہوتا اور عمامہ کے نیچے ٹوپی ضرور پہنتے جو سفید رنگ کی ہوتی۔ آپ ﷺ کے عادات کریمہ پر مشتمل ایک تفصیل ہے جس میں خوشبو لگانا' مسواک کرنا' عشاء کی نماز کے فوری بعد آرام کرنا اور اول رات

میں آرام کے بعد باقی کی رات جاگ کر عبادت کرنا' سر کے بالوں اور داڑھی میں کنگا کرنا' ناخن کاٹنا' سفر میں تیز رفتار سواری کا انتخاب کرنا' جمعرات کے روز سفر کے آغاز کو ترجیح دینا' کسی منزل پر پڑھاؤ ہو تو دو رکعت نماز ادا کئے بغیر توقف نہیں کرتے' سفر کے آغاز سے قبل بھی مسجد میں جا کر دو رکعت نماز کی ادائیگی' سواری پر سوار ہونے کے بعد ''اللہ اکبر'' اور سفر پر روانگی کی دعا پڑھنا اور اونچی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہتے' چھینک ائی تو الحمد اللہ کہتے تو بہت ساری عادات کریمہ سرور انبیاءﷺ کی ہیں مضمون کو اختصار پر لاتے ہوئے میں یہی کہوں گا کہ ہم کو اگر حقیقی معنی میں سرور کونینﷺ کا امتی پیش کرنا ہے تو پھر ہمیں آپﷺ کے اخلاق حسنہ اور عادات کریمہ کو اپنی زندگیوں میں شامل کرنا ہوگا' فقر وفاقہ' عاجزی اور انکساری' عفوو درگذر' ایثار و قربانی انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا وصف ہے۔ اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں تو یقیناً ہماری زندگی بہت آسان ہوجائیگی اور آخرت میں بھی ہمیں مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا۔ آخر میں پروردگار عالم سے میں یہی دعا کروں گا کہ اللہ تعالی ہمیں اپنے حبیبﷺ کا حقیقی امتی اور خلیفتہ اللہ علیہ السلام کا سچا مصدق بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ امین **واخر الدوانہ ان الحمد للّٰہ رب العالمین**

کرگاول: عظیم الشان پیمانے پر 1500 سالہ جشن میلا د النبیﷺ 6/ستمبر کو کرگاول میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو حضرت مولانا سید زین العابدین زاہد خوندمیری صاحب، حضرت شاہ نصیر الدین نظامی صاحب، حضرت سید محمود طالب خوندمیری صاحب، حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی صاحب، حضرت سید میراں غازی مطلوب اسحاقی صاحب اور دیگر نے مخاطب کیا۔

مسلم مہدویہ چارٹیبل ٹرسٹ ، بنگلور: اس ٹرسٹ کے زیر اہتمام جلسہ میلا د النبیﷺ 21/ستمبر کو منعقد ہوا۔ صدر جلسہ حضرت مولانا سید عبدالحیٔ ابراہیمی صاحب، حضرت مولانا سید اشرف روحی خوندمیری صاحب، حضرت سید اسمٰعیل ذبیح اللہ فیضان صاحب، حافظ شاہ منظور صاحب نے مخاطب کیا۔ صدر استقبالیہ حضرت محمد حنیف قریشی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ شاہ عبدالرشید سہیل نظامی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

اصلاحی مجلس: 20 تا 22/ستمبر اصلاحی مجلس جامعہ مسجد مہدویہ مشیر آباد میں منعقد ہوئی۔ اس مجلس کو حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب نے مہدویت کیا ہے، ولایت، بہرۂ عام اور دیگر عنوانات پر مخاطب کیا۔

نماز دین کا ستون ہے۔نماز کے ارکان نماز کے ستون، ستون جب تک سیدھا کھڑا رہے گا عمارت قائم اور سلامت رہے گی اور جب ستون ہی گر پڑے تو عمارت بھی گر پڑے گی۔لہٰذا للّٰہیت کے جذبہ، خشوع خضوع سے نماز ادا کریں

مجتبیٰ فیبرکس

MUJTABA FABRICS

A complete variety of
Matching Dress Material &
Fancy Dupattas

Shop No. 17,18, Jullu Khana, Mukarram
Jahi Market, Lad Bazar, Hyderabad (TS)

Cell No. 9000070293

Prop:
Mohd. Mujtaba Mehdi

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نمازی، نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے آسمان تک رحمت الٰہی کی گھٹا چھا جاتی ہے۔ نیکیاں مینہ کی طرح برسائی جاتی ہیں

دکن کی خواتین کے لئے من پسند ساریز، شرارے اور کھڑے دوپٹے، بہترین کلر و ڈیزائن میں

زیبا ساریز

Zeba
SAREES

Specialist in
Fancy Work Sarees, sharara,
Khada Dupatta

Shop No. 17, Lower Ground,
Nabi Khana Complex, Patel Market,
Hyderabad 500 002 T.S.
e-mail:zebasarees17@gmail.com

پروپرائٹر: سہیل احمد

حضرت سید موسیٰ کلیم یداللّٰہی صاحب

مقام مہدوی

آ مہدوی بتاؤں تجھ کو مقام تیرا
فہرستِ بندگانِ کامل میں نام تیرا

رشک ملائکہ ہو کیوں کر نہ تیری قسمت
احمد رسولؐ تیرا مہدی امامؑ تیرا

چادر سے بندگی کی باہر قدم نہ نکلا
محدودِ عبدیت تھا ہر ایک کام تیرا

تھا آستانِ قصرِ وحدت پہ سر جھکائے
بس ایک مشغلہ تھا ذکرِ دوام تیرا

تیری عنایتوں کی ممنون ساری دنیا
مشہور دو جہاں میں تھا فیض عام تیرا

بھولا ہوا سبق پھر کروایا یاد تو نے
درسِ محمدی ؐ کا حامل پیام تیرا

خاکِ خراساں تیرے قدموں کو چومتی تھی
پڑتا تھا جب کہ پائے محشر خرام تیرا

دلپت کے معرکے سے ظاہر ہے تیری طاقت
قندہار کی مہم میں وہ انصرام تیرا

دربارِ اکبری میں تو نے زبان کھولی
لبریز تھا صداقت سے ہر کلام تیرا

ٹھکرا کے سلطنت کو تصدیق تو نے کر لی
یکسر بدل گیا وہ شاہی نظام تیرا

لیکن میں پوچھتا ہوں گر تو برا نہ مانے
کیا آج بھی وہی ہے دنیا میں نام تیرا

بزرگانِ دین اور ہمارے اسلاف نماز باجماعت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ حتی الامکان جماعت ترک ہونے نہ دیتے تھے۔ حکم تھا جب بازار جاؤ تو دو مل کر جاؤ تاکہ نماز کا وقت آجائے تو جماعت کے ساتھ ادا کرو۔

EXCEL ENTERPRISES
&
EXCEL AGENCIES
HAVELLS GALAXY

Sindhanur Road, Manvi - 584123

Distrubuters in :

- ☆ Havells all products
- ☆ LLOYD Air Conditioners
- ☆ LLOYD Refrigerators
- ☆ LLOYD Washing Machind
- ☆ LLOYD LED Television

Standard, Reo & all Crabtree switches

Reputed electricals and Electronics Brand Dealers

Saber Pasha
9845417842

Mohammad Asif
9845098734

حضرت سید ابراہیم تحسین یداللّٰہی صاحب

فرائض احسان

دنیا کو کروں ترک تو دنیا میں نہ جاؤں
جب دائرہ میں خود کو میں محبوس کراؤں

کیوں کفر خودی چھوڑ کے ایمان نہ پاؤں
اس بُت سے اماں پاؤں تو اللہ کو پاؤں

قرآن و مہدیؑ کی امامت کو جو مانوں
آمنا و صدقنا کا نعرہ بھی لگاؤں

صحبت میں میرے پیر کی دن رات بسر ہو
قرآن کے تذکر و تفکر کا بڑھاؤں

اللہ کے دیدار کا طالب رہوں ہر دم
پھر خواب میں دیدار ہی کیوں کر نہ میں پاؤں

سو پیسوں میں دس پیسے کا میں عشر نکالوں
قربانیوں سے قربتِ حق میں میں جاؤں

جب قدر کی راتوں میں رہوں منتظرِ دید
دیدار کے مژدہ میں میں عیدوں کو مناؤں

حق یہ ہے تلاوت کروں میں ساتھ عمل کے
سچائی سے قرآن کی امامت کو میں پاؤں

اخراج و ایذا کی منازل کو کروں طے
سردوں بسر و چشم میں اللہ کو پاؤں

مقصد ہے یہی توبہ کا اور ترک جہاں کا
کثرت سے کروں ذکر تو مذکور کو پاؤں

تحسینؔ جب احساں ہی میں حُسن ازل ہے
باطن میں محامد و محاسن کو سجاؤں

ڈاکٹر عارفہ شاہین صاحبہ

کردار کی عظمت

کردار کی عظمت کا انحصار اس حقیقت پر منحصر ہے کہ کہنے والا جو کچھ کہے اس پر وہ خود عمل کرے کمزور کے ساتھ وہی رعایت و شرافت برتے جو طاقتور کے مقابلہ میں کی جاتی ہے۔ شکل حالات میں بھی وہ اپنے اصولوں سے نہ ہٹے، یہاں تک کہ اگر دوسروں کی طرف سے پست کردار کا مظاہرہ ہو تو تب بھی اپنے اعلیٰ اخلاق اور بلند کردار کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔ کوئی مصلحت اور کسی قسم کا اختلاف اُسکی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے آپ کے انتہائی قریبی رفیق اور عزیزہ کی گواہی پر غور کیجئے۔

حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ علم نے ایک یہودی عالم سے کچھ اشرفیاں قرض لیں کچھ دن گزر گئے تو وہ یہودی تقاضے کے لیے پہنچا آپ نے فرمایا کہ اس وقت میرے پاس تمہارا قرض ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ یہودی نے کہا جب تک تم میرا قرض ادا نہ کرو گے میں تم کو نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ ظہر کے وقت سے لے کر رات تک وہ آپ کو گھیرے میں لئے بیٹھے رہا۔ یہ زمانہ وہ تھا جبکہ مدینہ میں آپ کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ آپ اس کے خلاف کاروائی کرنے کی طاقت رکھتے تھے چنانچہ آپ کے ساتھیوں نے اس کو ڈانٹ کر بھگانا چاہا مگر آپ نے سب کو منع کر دیا۔ کسی نے کہا ''اے خدا کے رسولؐ ایک یہودی آپ کو قید کئے ہوئے ہے''۔ آپ نے کہا ہاں، مگر مجھ کو ظلم کرنے سے منع کیا گیا ہے اس حال میں صبح ہو گئی۔ جب اگلا دن شروع ہوا تو یہودی کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ یہ دیکھ کر بہت متاثر ہوا کہ آپ قدرت رکھتے ہوئے بھی برداشت کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا۔ یہ یہودی مدینہ کا ایک مالدار آدمی تھا۔ کل تک اس نے چند اشرفیوں کے لئے آپ کا گھیراؤ کر رکھا تھا مگر آپ کے اعلیٰ کردار نے اتنا اثر کیا کہ اس نے اپنی ساری دولت آپ کی خدمت میں پیش کر دی اور کہا کہ آپؐ اس کو جس طرح چاہیں خرچ کریں (بیہقی) عبداللہ بن ابی الحسماء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے ایک بار میں نے خرید و فرخت کا معاملہ کیا۔ ابھی معاملہ پورا نہیں ہوا تھا کہ مجھے کچھ ضرورت پیش آ گئی میں نے کہا آپؐ ٹھیریئے میں گھر سے واپس آتا ہوں تو بقیہ معاملہ کو مکمل کر لوں گا۔ گھر پہنچنے کے بعد میں بعض کاموں میں ایک مشغول ہوا کہ اپنا وعدہ بھول گیا تین دن کے بعد یاد آیا تو میں اس مقام پر پہنچا، دیکھا کہ وہاں رسول اللہؐ موجود ہیں۔ آپؐ نے مجھکو دیکھنے کے بعد صرف اتنا کہا تم نے مجھ کو بہت تکلیف دی میں تین دن سے

یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں (ابوداؤد) اس طرح کا عمل اپنے اندر اتنی کشش رکھتا ہے کہ انتہائی کٹر آدمی بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

حضرت عائشہؓ بتاتی ہیں کہ یہودی عالموں کی ایک جماعت رسول اللہ صلعم کے پاس آئی جب وہ لوگ آپؐ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: السّامُ علیکم (تباہی ہو تم پر) حضرت عائشہؓ نے سنا تو ان سے برداشت نہ ہو سکا۔ انہوں نے کہا بلکہ تم لوگ غارت ہو جاؤ اور تم پر خدا کی لعنت ہو۔ آپ نے حضرت عائشہ کو اس قسم کے جواب سے منع فرمایا اور کہا: " خدا مہربان ہے اور وہ ہر کام میں مہربانی کو پسند کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ مخالف کا دل جیتنے کے لئے اس سے بڑا کوئی حربہ نہیں ہوسکتا کہ اس کی بدزبانی کا جواب نرم باتوں سے دیا جائے۔ ہتھیار کے حملہ کی تاب لانا تو ممکن ہے مگر کردار کے حملہ کے مقابلہ میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔ یہاں ہر شخص کو اپنی ہار ماننی پڑتی ہے۔

براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم حدیبیہ کے موقع پر تین شرطوں کے ساتھ قریش سے معاہدہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ کوئی غیر مسلم اسلام قبول کر کے مسلمانوں کے یہاں چلا جائے تو مسلمان اس کو واپس کر دیں گے مگر جو مسلمان قریش کے پاس پہنچ جائے اس کو قریش واپس نہیں کریں گے یہ معاہدہ ہو رہا تھا کہ ایک مسلم نوجوان ابوجندل مکہ سے بھاگ کر حدیبیہ پہنچے ان کو ان کے گھر والوں نے اسلام کے جرم میں قید کر رکھا تھا۔ وہ بیڑیاں پہنے ہوئے اس حال میں حدیبیہ پہنچے کہ ان کا جسم بیڑیوں کی رگڑ سے زخمی ہو رہا تھا۔ وہ فریاد کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ مجھ کو دشمنوں کے چنگل سے بچاؤ، یہ بے حد نازک وقت تھا۔ رسول اللہ صلعم کے ساتھیوں نے تلواریں نکال لیں۔ ابوجندل کے جذباتی واقعہ کو دیکھنے کے بعد لوگوں کا رجحان ہو گیا کہ معاہدہ توڑ کر ابوجندل کی زندگی کو بچایا جائے۔ دوسری طرف مکہ والوں نے کہا ''محمدؐ ہمارے اور تمہارے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے یہ اس کی تکمیل کا پہلا موقع ہے'' بالآخر اللہ کے رسولؐ نے فیصلہ کیا کہ جو معاہدہ طے ہو چکا ہے اب ہم اس سے پھر نہیں سکتے۔ آپ کے ساتھیوں کے لیے یہ بات بے حد تکلیف کی تھی۔ مگر آپؐ نے ابوجندل کو دوبارہ مکہ والوں کے حوالہ کر دیا (صحیحین) بظاہر اس واقعہ کے معنی یہ تھے کہ مظلوم کو دوبارہ ظالم کے چنگل میں دے دیا جائے، مگر اس واقعہ میں اصول پسندی کا جو شاندار عملی مظاہرہ ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ظالم اندر سے بالکل ڈھ گئے۔ اب ان کا ابو جندل کو لے جانا اور اپنے یہاں ان کو قید رکھنا محض ایک عام واقعہ نہ رہا بلکہ ان کی طرف سے اخلاقی گراوٹ اور اسلام کے لئے اخلاقی بلندی کی ایک مثال بن گیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ کے لوگ اسلام کی اخلاقی

برتری سے مرعوب ہوگئے وہاں کثرت سے لوگ مسلمان ہونے لگے ابوجندل کا وجود مکہ میں اسلام کی زندہ تبلیغ بن گیا حتیٰ کہ قید و بند کی حالت میں بھی ابوجندل ان کو اپنی قومی زندگی کے لئے خطرہ معلوم ہونے لگے۔ چنانچہ انھوں نے اس میں عافیت سمجھی کہ ان کو رہا کر مکہ کے باہر بھیج دیا جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ مدنی زندگی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے نجد کے لوگوں کی طرف چند سوار بھیج دیئے جو آپ کے دشمن بنے ہوئے تھے۔ وہ شہر یمامہ کے حاکم ثمامہ بن اثال کو راستہ میں پا گئے اور اس کو گرفتار کر لائے۔ مدینہ پہنچ کر انہوں نے اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہؐ اس کے پاس آئے اور حال پوچھا۔ ثمامہ نے جواب دیا ''اگر تم نے مجھ کو قتل کر دیا تو میری قوم تم سے میرے خون کا بدلے گی اور اگر تم مجھ کو چھوڑ دو گے تو میں تمہارا احسان مانوں گا اور اگر مال کی خواہش ہے تو جتنا مال چاہو میں دینے کے لیے تیار ہوں'' رسول اللہ نے اس کی رہائی کا حکم دیدیا۔ یہ واقعہ اس وقت کی دنیا میں بہت عجیب تھا کیوں کہ قبائلی زندگی میں کسی دشمن کے ہاتھ آجانے کے بعد اس کا ایک ہی انجام تھا اور وہ یہ کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ رسول اللہؐ نے اس کو قتل نہیں کیا مگر اپنے اخلاقی سلوک سے اس کی روح کو قتل کر دیا۔ چنانچہ قید سے چھوٹنے کے بعد ثمامہ قریب کے ایک باغ میں گیا اور غسل کر کے دوبارہ مسجد میں آیا لوگ حیران تھے کہ وہ دوبارہ کس لئے یہاں آیا ہے۔ مگر جب اس نے بلند آواز سے کلمہ شہادت ادا کر کے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا تو معلوم ہوا کہ رسول اللہؐ نے اس کو چھوڑ کر دراصل ہمیشہ کے لئے اس کو گرفتار کر لیا تھا۔ بعد اس کے ثمامہ عمرہ کرنے کے لئے مکہ گیا جب وہ حرم میں پہنچا اور وہاں کے لوگوں کو ثمامہ کے اسلام قبول کرنے کا حال معلوم ہوا تو اُنھوں نے کہا تم بے دین ہوگئے'' ثمامہ نے جواب دیا کہ میں بے دین نہیں ہوا بلکہ میں خدا کے رسولؐ کے دین کو اختیار کیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ثمامہ اسلام کی قوت کا ذریعہ بن گیا۔ اس زمانے میں مکہ کے لوگوں کو باہر کے جن مقامات سے گندم فراہم ہوتی تھی ان میں یمامہ ایک خاص مقام تھا۔ چنانچہ یمامہ نے مکہ والوں سے کہا کہ سن لو محمدؐ کی اجازت کے بغیر اب گندم کا ایک دانہ بھی تمہارے یہاں نہیں آئے گا۔ (صحیح مسلم) کردار بظاہر ایک بے قیمت چیز ہے مگر اس کو دے کر آدمی ہر چیز خرید لیتا ہے۔

رسول اکرمؐ کا یہی وہ کردار تھا جس نے آپ کو دشمنوں کی نظر میں بھی قابل عزت واحترام بنا دیا اور تو اور خود ابوجہل بھی ایک موقعہ پر آپ کے حکم کی تعمیل سے سرتابی کرنے کی ہمت نہ کر سکا تھا۔ اسی بناء پر مورخین اور سیرت نگار اس بات پر متفق ہیں کہ آپکے کردار جیسا نمونہ تاریخ عالم میں دوسرا نہیں پایا جاتا۔

حضرت سید عیسیٰ اعجاز اشرفی صاحب
صدر استقبالیہ

خطبۂ استقبالیہ

1500 سالہ جشن میلاد خاتم النبین رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

محترم المقام مرشدین کرام، مہمانانِ خصوصی، شعراء کرام، دانشورانِ قوم، صدور ادارہ جات اور غلامانِ حضرت مہدی موعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کائنات کا خالق و مالک اور فرمانروا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کی بے شمار صفات ہیں۔ ان صفات کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ اللہ کریم ہے اور کرم اس کو محبوب ہے، اللہ سخی ہے اور سخاوت اس کو پسند ہے، بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ عظمت والا، امن دینے والا، روزی دینے والا، عزت دینے والا، فیصلہ کرنے والا اور انصاف کرنے والا ہے۔

یہ مہینہ خاتم النبیین ﷺ کا مہینہ ہے، وجہِ تخلیق کائنات کا مہینہ ہے، شافع روزِ جزا کا مہینہ ہے، یہ معلم انسانیت کا مہینہ ہے، آمدِ فخر کائنات کا مہینہ ہے، مہتابِ رسالت کا مہینہ ہے، حامل قرآن کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی 12 تاریخ کو اول ما خلق اللہ نوری کی آمد ہوئی۔ الحمد اللہ اس ماہ میں آمد محبوب خدا خاتم النبیین ﷺ کے 1500 سال ہو رہے ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بعثت فرما کر دنیائے انسانی پر رحمتوں، برکتوں کا اُجالا فرمایا۔ یہ وہ محمد ﷺ ہیں جن کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا گیا۔

ماہ ربیع الاول آیا
رب کی رحمت ساتھ لایا

ہزاروں درود و سلام ہو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آپ کے تابع تام خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام پر

سامعین محترم! ہم آج مرشدین کرام کی سرپرستی میں غلامانِ حضرت مہدی موعودؑ کے زیر اہتمام 1500 سالہ جشن میلاد حضرت محمدﷺ منانے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔قابل مبارک باد ہیں وہ افراد جواس پُرنوُر میلاد کی محفل کا اہتمام کیا ہے۔اس مبارک ومسعود موقعہ پر استقبالیہ کمیٹی کی جانب سے مہمانانِ خصوصی حضرت مولانا سید مصطفیٰ مبارک یداللّٰہی صاحب،حضرت مولانا شاہ نصیرالدین نظامی صاحب، مقررین، شعراءاور سامعین کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں۔یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں عاشقانِ نبی اکرمﷺ کا خیر مقدم کروں۔اس سعادت کے عطا کرنے پر میں تمام مرشدین کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترم سامعین کرام! حضرت محمدﷺ کی سیرت کے کئی ایک پہلو ہیں جو انسانیت کے لئے بالخصوص مسلمانوں کے لئے کافی کارآمد اور مددگار ہیں۔مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ اس کو اپنی زندگی کے شب وروز میں روبۂ عمل لانے کی کوشش نہیں کرتے۔آپﷺ کی سیرت قیامت تک رہبر ہے۔آپ کے اخلاق وکردار، محبت واخوت، عفو ودرگزر کے بے شمار واقعات ہمیں ہدایت دیتے ہیں۔ہم ان واقعات کو جلسوں میں سماعت کرتے ہیں، کتابوں میں پڑھتے ہیں۔لیکن ان سے سبق حاصل نہیں کرتے۔جس کی بناء پر دنیا بھر میں مسلمانوں کی کیا کیفیت ہے ہر کوئی واقف ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعد جس کی اطاعت فرض اور لازمی ہے وہ حضرت محمدﷺ کی اطاعت ہے۔دراصل اطاعت رسول اللہ ہی اطاعت اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔حضرت محمدﷺ کی شان ومرتبت کا اس واقعہ سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جنگ بدر میں حضورﷺ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ قرار پایا اور جو کنکریاں آپﷺ نے پھینکی تھی خدا نے انہیں اپنی طرف سے پھینکی قرار دیا۔اس طرح آپ کا ہر حکم ہر عمل، ہر بات، ہر اشارہ خدا کا اشارہ ہے۔آپ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

آج کی اس پرُنور تقریبِ میلاد میں یہ عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج مسلمانوں میں حقیقی اطاعت رسول اللہ کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔وہ جذبہ نہیں جو میلادالنبیﷺ یا سیرت النبیؐ کے جلسوں میں مقرر کی شعلہ بیانی سے متاثر ہوکر اللہ اکبر کے نعرے بلند کردیں بلکہ اس اطاعت رسول اللہﷺ کو پروان چڑھانے کی ضرورت ہے جو اصحاب رسول اللہﷺ میں تھا۔

یادرہے اگر ہماری زندگی میں اطاعت رسول اللہﷺ نہیں ہے تو اللہ اسے قبول نہیں کرے گا۔

لہٰذا ہماری زندگی میں نماز بھی ہو، روزہ بھی ہو، خیرات بھی ہو، بلکہ ہر معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہو۔ غرض اطاعت رسول اللہ ﷺ میں ہی نجات ہے۔ خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ نے زندگی تمام شریعت کی پابندی فرمائی۔ اور فرمایا کہ مذہب ما کتاب اللہ و اتباع محمد رسول اللہؐ۔ اور مصدقین کو ہدایت دی کہ ہر حالت میں خدا کی یاد میں لگے رہو۔ حضرت مہدیؑ کی تعلیم کی معراج ہے کہ اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردو۔ مہدوی پر لازم ہے کہ وہ ہر حال میں اطاعت اللہ اور اطاعت محمد رسول اللہ ﷺ میں اپنے شب و روز گزارے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

آخر میں ایک بار پھر استقبالیہ کمیٹی کی جانب سے مہمانانِ خصوصی، مقررین، شعراء اور سامعین حضرات کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں۔ خالق کائنات کے حضور دعا گو ہوں کہ ہم سب کو اُسوۂ رسول اللہ پر چلنے کی طاقت و صلاحیت عطا فرمائے اور ہم کو حقیقی معنوں میں خیر امت بنادے۔ آمین۔ آپ تمام کو 1500 سالہ میلاد رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انشاءاللہ تعالیٰ 600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ کے مبارک موقعہ پر یکم نومبر کو یہیں پر آپ سے ملاقات ہوگی۔ شکریہ۔

مصدقین مائناریٹی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی: اس سوسائٹی کی دس سالہ خدمات پر ایک تقریب 7 /ستمبر کو بہادر یار جنگ ہال مشیر آباد میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت جناب عبدالجبار خان صاحب صدر سوسائٹی نے کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا سید مسعود حسین مجتہدی صاحب رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس سوسائٹی کی تعلیمی میدان میں بہترین کارکردگی پر دلی مبارکباد پیش کی۔ اس تقریب میں بحیثیت مہمان خصوصی حضرت سید یداللہ مبشر میاں صاحب اور حضرت مقصود علی خان صاحب نے شرکت فرمائی اور مخاطب کیا۔ خصوصی شرکاء میں جناب محمد فیض اللہ خان صاحب چیف انجینئر ڈاکٹر سید زین العابدین سجاد ڈائرکٹر بی بی ہاسپٹل شریک ہوکر مخاطب کئے۔ مقررین نے اس ادارہ کی تعلیمی اور ویلفیر کاموں کی ستائش کرتے ہوئے اراکین مصدقین کمیٹی کو مبارکباد دی۔ جناب سید اعجاز حسین سکریٹری نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جناب محمد نعمت اللہ صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ قومی ڈاکٹرس اور چارٹیڈ اکونٹینٹ (CA) کو مومنٹوز پیش کئے گئے اور گلپوشی کی گئی۔ جناب محمد اصغر خان صاحب نے منفرد انداز میں شرکائے جلسہ کو معلومات فراہم کرتے ہوئے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ کی اتباع میں ہی دنیا و آخرت کی سرخروئی پوشیدہ ہے۔ غلامان حضرت مہدی موعودؑ کے زیر اہتمام عظیم الشان پیمانے پر 1500 سالہ جشن میلاد النبیؐ کا اہتمام

الحمد للہ 1500 سالہ جشن میلاد النبی ﷺ 30/ آگسٹ کو چنچل گوڑہ جونیر کالج میں جمیع مرشدین کرام کی سرپرستی میں شایان شان طور پر منعقد ہوا۔ اس جشن مبارک میں عاشقان نبی اکرم ﷺ کی کثیر تعداد شریک جلسہ رہی۔ کالج کا میدان تنگ دامنی کا اظہار کررہا تھا۔ جشن کا آغاز قاری سید نظام الدین اشرفی صاحب کی قرأت کلام پاک سے ہوا۔ حضرت سید حسین بخاری سعیدؔ صاحب نے حمد باریٔ تعالیٰ پیش کیا۔ صدر استقبالیہ حضرت سید عیسیٰ اعجاز صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے مہمانان خصوصی، مقررین، شعراء اور کثیر تعداد میں شریک افراد کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے فرمایا ہماری زندگی میں اطاعت رسول اللہ ﷺ نہیں ہے تو اللہ اسے قبول نہیں کرے گا۔ لہٰذا ہماری زندگی میں نماز بھی ہو، خیرات بھی ہو، ہر معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہو۔ حضرت سید نور محمد اسحاق صاحب نے رہبر انسانیت کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کی سیرت و تعلیمات قیامت تک کے لئے رہبر ہے۔ حضرت سید خوندمیر اشرفی صاحب نے نور مجسم کے عنوان پر فرمایا کہ کائنات کے ہر ذرہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کا نور ہے کیونکہ آپ وجہہ تخلیق کائنات ہیں۔ حضرت سید یداللہ مبشر صاحب نے رحمت اللعالمین کے عنوان پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی بعثت فرما کر دنیائے انسانی پر رحمتوں، برکتوں کا اُجالا فرمایا۔ ہم آپ کی سیرت کے مطالعہ کریں تو علم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ہر ذی روح کے لئے نعمت رہے ہیں۔ حضرت سید محمود اشرف مجتہدی صاحب نے ورفعنا لک ذکرک پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کرہ ارض پر کوئی مقام، کوئی بستی، کوئی کوچہ جو ایسا نہیں ہے جہاں نام محمد ﷺ نہیں لیا جاتا ہو۔ حضرت سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب نے حب نبی اکرمؐ پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جب تک حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارک اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ ہو ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا ہے۔ ایمان کی پہلی شرط محبت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت سید عزیز محمد

اکیلوی صاحب نے خلق نبی اکرم ﷺ پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا جو کردار نمایاں ہے وہ عفوو درگزر ہے۔آپ ﷺ نے بڑے بڑے دشمنوں کو معاف کیا۔مہمان خصوصی حضرت سید مصطفیٰ مبارک ید اللٰہی نے فیضان محمد ﷺ پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کرہ ارض پر ہر سو محمد ﷺ کا فیضان ہے۔اسی فیضان کی رحمت کی چھاؤں میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔حضرت سید عمران ہادی خوندمیری صاحب نور محمدی پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کائنات کے ہر ذرہ میں محمد ﷺ کا نور ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت کل اور ساری دنیا کے لئے روشنی کا مینار بنایا ہے۔حضرت سید بختیار عالم صاحب بعنوان محمد رسول اللہ ﷺ پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ محمد ﷺ کی ذات مبارکہ میں جتنا غوطہ زن ہوتے جائیں گے تشنگی بڑھتی ہی جائے گا۔آپ ہی کے طفیل میں دین اسلام کرہ ارض پر سرسبز وشاداب ہوتا جارہا ہے۔مہمان خصوصی حضرت شاہ نصیرالدین نظامی صاحب نے صحابہ اور عشق محمد ﷺ پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے جو عشق تھا اس کی مثال قیامت تک نہیں مل سکتی۔بچوں سے لیکر نوجوان، عمر رسیدہ بھی اپنی جان عزیز کو حضور نبی اکرم ﷺ پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتے تھے۔حضور ﷺ نے فدایان اسلام کی ایک ایسی جماعت تیار کی جس کی مثال کسی اور رسول و نبی کی امت میں نہیں ملتی۔نام خدا اور رسول پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے تیار ہوجاتے تھے۔اپنے نور نظروں کو بھی قربان کرنے کے لئے بھی پیچھے نہ ہٹتے تھے۔حضرت سید عطن سلمان خوندمیری نے اطاعت محمد رسول اللہ ﷺ پر مخاطب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعد جس کی اطاعت فرض اور لازمی ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے۔حضور ﷺ کی ذات گرامی مرکز محبت ہے۔آپ کی اطاعت میں ہی خوشنودی رب العالمین حاصل ہوتی ہے۔حضرت سید مسعود حسین مجتہدی صاحب رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، معلم انسانیت پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات ساری انسانیت کے لئے روشن چراغ ہے۔آپ ﷺ معلم انسانیت ہیں اور یتیموں سے شفقت، بیواؤں سے ہمدردی، مفلسوں کی مدد، غریبوں کی غم گساری، عفوو درگزر اور ایثار و قربانی کا درس دے کر ایک جانباز قوم کو تیار کیا۔حضرت ابوریحان سید مطیع اللہ ذاکر منوری صاحب نے آدابِ محمد رسول اللہ ﷺ پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ادب رسول اللہ ﷺ مومنین پر لازم ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی ادب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم دی ہے۔ذرا سا بھی گستاخی اپنے حبیب کی شان

میں برداشت نہیں کی جاتی۔تمام اعمال ہبیتہ ہوجاتے ہیں۔

شعراءکرام میں حضرت سید رضا منظور صاحب رضاؔ، جناب سید سمیع اللہ حسینی سمیعؔ اور جناب شبیر علی خان شبیرؔ نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش فرمایا۔اس موقعہ پر 600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ کے پوسٹر کی رونمائی حضرت سید علی مسعود میاں صاحب کے ہاتھوں انجام پائی۔اس موقعہ پر حضرت مقصود علی خان چیرمن غلامانِ حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ ہمارا اللہ ایک ہے، ہمارا رسول ایک ہے، ہمارا قرآن ایک ہے، ہمارا قبلہ ایک، ہمارا مہدیؑ ایک ہے۔الحمدللہ ہم بھی ایک ہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ ہم یکم نومبر 2025 کو 600 سالہ جشن میلاد خلیفتہ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کی تقریب اسی مقام پر منائیں گے۔یا اللہ اسی طرح ہماری مدد فرما (آمین)

حضرت محمد نعمت اللہ خان صاحب صوفی معتمد استقبالیہ نے بہ حسن وخوبی نظامت کے فرائض انجام دیئے۔مقررین کے عنوانات کو آیت قرآنی سے پیش کر کے دعوت خطاب دی۔جس کو شرکائے جلسہ نے پسند فرمایا۔جناب مقتدار امیر خان صاحب نے نہایت جامع ودلکش انداز میں مرشدین کرام، مقررین، شعراءاور سامعین کا شریک جلسہ ہونے پر شکریہ ادا کیا۔

جلسہ کی خصوصیت یہ رہی کہ جناب معراج دلدار خان سکریٹری، نائب صدور استقبالیہ جناب محمد اصغر خان صاحب وجناب سید اسمعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیحؔ، جناب محمد مشتاق احمد صاحب، اراکین کور کمیٹی، آئی ٹی کمیٹی، دیگر افراد کے ساتھ سو سے زائد والینٹرس نے باب الداخلہ پر اور جلسہ گاہ میں مرشدین کرام، فقراء گروہ مہدویہ، عاشقان نبی اکرم ﷺ کا خیر مقدم کرتے ہوئے نشست گاہ تک پہنچایا۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس تاریخ ساز جلسہ میں تقریباً ½5 ہزار سے زائد مرد وخواتین نے شرکت فرمائی۔خواتین کے لئے بہترین انتظامات ہونے کی وجہ سے 500 سے زائد خواتین نے شرکت فرمائی۔بعد تسبیح یہ جلسہ 3 بجے شب اختتام کو پہنچا۔حکومت تلنگانہ کی دفاتر، بلدیہ، تعلیمات اور پولیس نے بہترین تعاون فرمایا جس کی وجہ سے بغیر دشواری کے یہ جشن میلاد کی تقریب نہایت ڈسپلین کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔آخر میں پولیس عہدہ داران نے بھی سامعین کی ستائش کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ پرنور 1500 سالہ جشن میلاد النبی ﷺ کی تقریب زیر سرپرستی مرشدین کرام اور غلامانِ حضرت مہدی موعودؑ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ہم اللہ تعالیٰ کا اس احسان عظیم پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

قومی خبریں

چن پٹن: 1500 سالہ جشن میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں اجماع فقرائے گروہ مہدویہ چن پٹن کے زیر اہتمام 12 روزہ جلسہ میلاد النبی ﷺ یکم تا 12 / ربیع الاول بعد مغرب مختلف مساجد میں منعقد ہوئے۔ ان محافل کو حضرت سید عبدالحئی ابراہیمی صاحب صدر اجماع، حضرت طاسین آغا خوندمیری صاحب، حضرت شاہ نصیر الدین نظامی صاحب، حضرت سید اسمٰعیل ذبیح اللہ فیضان اشرفی صاحب، حضرت سید ولی اللہ ابراہمی صاحب، حضرت سید الہداد محمودی صاحب، حضرت سید اشرف روحی خوندمیری صاحب، حضرت سید رضوی خوندمیری صاحب، حضرت سید میراں مجاہد خوندمیری، حضرت سید شہاب الدین اشرفی صاحب، حضرت سید عباد اللہ عامر یداللّٰہی صاحب، حضرت سید جاوید میاں اسحاقی صاحب، حضرت سید اشرف شعیب اشرفی صاحب نے مختلف عنوانات پر مخاطب کئے۔ 12 / ربیع الاول کو فراہ اسکول میدان میں حضرت سید عبدالحئی ابراہیمی صدر اجماع فقراء گروہ مہدویہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ان مجالس سے بالخصوص نوجوانان قوم سیرت وتعلیمات حضرت محمد ﷺ سے نہ صرف واقفیت حاصل کی، ان میں عبادت کا شوق بڑا بلکہ اسلامی کردار کو اپنانے کی طرف راغب ہوئے۔ یہ اجماع کا بہترین اقدام ہے۔ وقت کی ضرورت ہے کہ دیگر ریاستوں کے مقامات پر قائم مجلس علمائے مہدویہ ہند، انجمنیں اور ادارہ جات بھی اس طرح کا 12 روزہ یا 14 روزہ محافل کا اہتمام کریں۔

نونہالانِ ملت مہدویہ، مشیر آباد: اس ادارہ کے زیر اہتمام 4 / ستمبر کو روبرو مکان الحاج محمد کمال صاحب منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو طلباء وطالبات نے مخاطب کیا۔ صدر جلسہ پیرزادہ سید عقیل مجتہدی صاحب عقیلؔ نے تعلیم وتربیت کی اہمیت کو پیش کرتے ہوئے طلباء اور طالبات کے بہترین مظاہرہ پر دلی مبارکباد پیش کی۔

مہدویہ سعادت مسجد: 1500 سالہ جشن میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں سہ روزہ تقاریب کا اہتمام منڈیا میں کیا گیا۔ 4 / ستمبر کو بلڈ ڈونیشن کیمپ، 5 / ستمبر کو جلسہ عام زیر صدارت حضرت سید حسین اسحاقی منعقد ہوا۔ نگران کار جلسہ حضرت سید مبارک اسحاقی صاحب اور مہمانانِ خصوصی حضرت سید یداللہ یداللّٰہی، حضرت سید میراں مطلوب اسحاقی اور حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی نے مخاطب کیا۔

مہدویہ اسلامک سنٹر، شکاگو: اس سنٹر کے زیر اہتمام جلسہ میلا النبی ﷺ 6 /ستمبر کو زیر صدارت جناب لیاقت علی خان منعقد ہوا۔ حافظ سید دلاور مہدی صاحب کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ کو حضرت مولانا سید محمود بدرالدجیٰ منوری صاحب، حضرت مفتی سید ضمیر مہدی صاحب اور معاذ احمد خان نے مخاطب کیا۔ حافظ شاداب علی خان، جناب اعظم احمد خان اور حافظ سید میراں سحبان خوندمیری نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ طلباء وطالبات میں انعامات کی تقسیم عمل میں آئی۔

گنگاوتی: مسجد مہدویہ گنگاوتی میں یکم تا 12 / ربیع الاول تک سیرت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محفلیں منعقد ہوئیں۔ ان محافل کو حضرت سید یداللہ یداللّٰہی صاحب نے مختلف عنوانات پر مخاطب کئے۔ مدرسہ کے طالب علموں نے بھی اپنی صلاحتوں کا مظاہرہ کئے۔ یہ بارہ روزہ محفلیں سامعین کے لئے کثیر معلومات کا باعث بنیں۔ ہم ان محفلوں کے انعقاد پر حضرت سید یداللہ میاں صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

مہدی نگر چن پٹن: جشن میلا دالنبی ﷺ 6 /ستمبر زیر صدارت حضرت سید ولی اللہ ابراہیمی صاحب منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو صدر جلسہ کے علاوہ حضرت سید الہداد محمودی صاحب، حضرت شاہ نصیرالدین نظامی صاحب، حضرت سید عباداللہ عامر یداللّٰہی صاحب نے مخاطب کیا۔ حضرت سید جعفر صادق ابراہیمی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

شکاگو: جشن میلا دالنبی ﷺ 13 /ستمبر کو میموریل روم، ویڈھن پارک، شکاگو میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو حضرت مولانا سید محمد سرفراز مہدی صاحب تشریف اللّٰہی، حضرت ابو طاہر سید محمد صاحب اور طلباء نے مخاطب کیا۔ جناب ابوالفیض سید احمد صاحب عابد نے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

بڑودہ: جلسہ عام جشن میلا دالنبی ﷺ 7 /ستمبر کو یداللّٰہی چوک بڑودہ میں عظیم الشان پیانے پر منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو صدر جلسہ حضرت سید مصطفیٰ مبارک یداللّٰہی، حضرت سید مبارک اسحاقی اور حضرت سید محمود یداللّٰہی نے مخاطب کیا۔

صوفیہ مدرسہ قرآنیہ: جشن میلا دالنبی ﷺ 5 /ستمبر کو حضرت سید عطا اللہ میاں صاحب کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کو حضرت سید ذکا اللہ اسحاقی نے مخاطب کیا۔

انجمن مہدویہ اسلامک سمیتی، مانوی: اس انجمن کے زیر اہتمام 1500 سالہ جشن میلا دالنبی ﷺ 20 /ستمبر کو عیدگاہ فنکشن ہال، مانوی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت سید مصطفیٰ میاں یوسفی نے

کی۔اس جلسہ کو حضرت مولانا سید مسعود حسین مجتہدی صاحب رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، حضرت سید نور محمد تحسین خوندمیری اور حضرت سید نصرت تنویر صاحب نے مخاطب کیا۔ جناب زبیر خان کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جناب علیم پاشاہ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

منوریہ مسجد: جلسہ میلاد النبی ﷺ 20 ستمبر کو مسجد منوریہ چنچل گوڑہ میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کو حضرت مولانا ابوریحان سید مطیع اللہ ذاکر منوری صاحب حضرت مولانا سید عزیز محمد صاحب اکیلوی، جناب مجید اللہ خان فرحت اور جناب فہیم محمد خان نے مخاطب کیا۔ شعراء نے طرحی نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

عظیم الشان طرحی نعتیہ مشاعرہ بحضور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد زیر اہتمام بزم توفیقؒ، بزم علی منظورؒ و بزم جلیل ہمنا آبادیؒ

الحمد للہ 1500 سالہ جشن میلاد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک و مسعود موقعہ پر ان بزموں کی جانب سے 20 / ستمبر کو بہادر یار جنگ ہال مشیرآباد میں منعقد ہوا۔ جس کی نگرانی حضرت مقصود علی خان سحرؔ نے کی۔ طرح دی گئی تھی ''پندرہ سو سال کا ہے جشن مرے آقاؐ کا'' حسب ذیل شعراء نے طرحی نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب اطہرؔ، حضرت سید رضا جمیل صاحب رضاؔ، حضرت محمد نعمت اللہ خان صاحب صوفی، حضرت سید خواجہ معین الدین امیرؔ نصرتی صاحب، جناب سید محمود تشریف اللّٰہی صاحب محمودؔ، جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیحؔ، جناب سید یوسف تجمل خوندمیری صاحب فانیؔ، جناب شبیر علی خان صاحب شبیرؔ، جناب سید فیض اللہ صاحب نعیمؔ، حافظ سید عبدالعزیز صاحب احسنؔ، جناب محمد عبدالقادر صاحب شاہدؔ، جناب سید عبدالشکور صاحب شادابؔ، جناب سردار سلیم صاحب، جناب واحدؔ نظام آبادی صاحب، جناب علی جواد شہیرؔ صاحب، جناب سعد اللہ خان صاحب سبیلؔ، ڈاکٹر معین افروز صاحب

الحمد للہ سامعین نے فہم و فراست کے ساتھ سماعت فرما کر اچھے اشعار پر داد و تحسین پیش کی۔ دوران مشاعرہ کنوینر جناب محمد اصغر خان صاحب نے نہایت دلکش اور واضح انداز میں مشرآباد کے شعراء کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ناظم مشاعرہ جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ ذبیحؔ نے خوش اسلوبی سے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ کنوینر کے شکریہ پر رات دیر گئے نعتیہ مشاعرہ اختتام کو پہنچا۔

دوزخ کی آگ کو کیا چیز بجھا سکتی ہے ؟ وہ ہے نور خدا الہٰذا نور ابراہیمی کو اپنا امام بنالو

محمد اسمعیل میاچنگ سنٹر
پٹیل مارکٹ، مدینہ بلڈنگ، حیدرآباد

سدرا کلکشن
Sidra Collection
S. No. 46, Mukarramjahi Market, Lad Bazar, Hyd.
Tel: 24414186 66713461
Website:www.sidracollections.com
Car parking facility available

Dilkash دلکش
Designer
Suits & Sarees
Exclusive in :
Wedding Sarees, Suits & Dress Material
Roshan Complex, H.No. 20-4-215/10, Mohammedi Masjid, Julu Khana, Lad Bazar, Hyderabad - 2 T.S.
Phone 66444482, Cell No. 9494885050

Muntaha منتہیٰ
 # 21-1-1131, Opp Bata Showroom, Pathergatti, Hyd -2
Ph. 040-64607555 & 8121448722
All Major Credit Card Accepted
Lift Facility available